السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سائل مسلک دیوبند سے تعلق رکھتا ہے اور سائل نے احسن الفتاویٰ کا مطالعہ کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ بریلوی مسلک کا آدمی قربانی کے حصہ میں شامل نھیں ھوسکتا کیونکہ وہ مشرک ہیں اور ان کے عقدیہ ہیں حضور پاک ﷺ کو نور اور حاضر ناحرمانتے ہیں اور مختار کل علم غیب اور نزر وغیرہ مانتے ہیں اور ایک بریلوی مسلک کے آدمی کے حصے میں شامل ھونے کی گفتگو ھوئی اور اس نے یہ کہا کہ ہم حضور پاک ﷺ کی ہر چیز عطائی مانتے ہیں حضور پاک ﷺ کے نور کو اللہ کے حسن کی پھلی تجلی مانتے ہیں اور اختیار عطائی مانتے ہیں اور روحانی طور پر ہر جگہ حاضر وناظر مانتے ہیں جسمانی طور پر اگر چاہیں تو متعدد مقامات پر تشریف لے جاسکتے ہیں، علم ماکان ومایکون کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر اتنا بھی نھیٔ ہے کہ ایک سمندر میں سے ایک قطرے کا کروڑواں حصہ ایسے عقدد رکھنے والے بریلوی مشرک کہلائے گا یا صحیح العقیدہ کہلائے گا اور نذر کے بارے میں پوچھا تو جواب دیا جو نظر کہتے ہیں اس میں ہمارا وقیدہ اور نظریہ ہوتا ہے کہ یا اللہ! ہمارا یہ کام پورا فرما دے ہم آپ کے نام پر ایک دیگ پکا کر خیرات کریں گے اور اس کا ثواب فلاں بزرگ کو پہنچائیں گے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مزکورہ نظریات نہ صرف کتاب وسنت اور سلف صالحین کے عقدد سے میل نہیں کھاتے بلکہ فقہائے احناف کی کتب معتبرہ ومذکورہ متداولہ جیسے شرح عقیدہ طحاویہ للامام ابن العز حنفی اور فتاویٰ بزازیہ اور دوسری کتب عقائد وفتاعیٰ سے متصادم ہیں مگر چونکہ رسول اللہ ﷺ کی محبت وعقیدت میں غیر شرعی غلو میں تاویلات فاسدہ پر مبنی ہیں لہذا من قبیل شرک اور بدعت ہیں تاہم راقم کے نزدیک ایسے عقائد کے حاملین گوں ناگوں مشرک اور بدعتی کے مقلد جامد ہیں اسی طرح بریلوی حضرات بھی امام ابو حنیفہ کے مقلد ہیں اور اس قدر جامد مقلد ہین کہ تقلید شخصی ہیں لیکن پھر بھی مسالمان ہیں جس طرح دیوبندی حضرات تقلید شخصی کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ کے خمار میں قرآن کریم کی نصوص صریحہ احادیث صریحہ کو منسوخ قرار دینے کیلیے ایسے ایسے فرضی اور خانہ ساز اصول گھڑ رکھے ہیں جن کی اوٹ میں پوری بے باکی کیساتھ قرآن کریم کی نصوص جلیہ اور احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر معللہ ولا شاذ کو منسوخ قرار دے کر مسترد کر دیتے ہیں جیسا کہ شاہ عبلاعزیز محدث دہلوی نے ان کے حسب ذیل نو اصول ذکر کیے ہیں

خاص خاص کے بارے میں حکم ہے کہ وہ صاف طور پر بیان کیا ہوا ھے تو اس کے معنی کے سوا دوسرا کوئی معنی نہیں لیا جاسکتا۔ :1

زیادت کتاب پر بمنزلہ نسخ کے ہے تو یہ زیادت نہ ہوگی مگر آیت صریح یا حدیث مشہور صریح سے۔ 2

حدیث مرسل (جو کہ ضعیف ہے) مانند حدیث مسند کے ہے۔ 3

ترجیح نہ ہوگی کسی حدیث کو بسبب کثرت راویوں کے بلکہ ترجیح بسبب راوی کے ہوگی۔ 4

جرح قبول نہ ہوگی مگر جب اس کی تفسیر کی جائے۔ 5

(امام ابن ہمام نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ جس روایت کو امام بخاری اور مسلم نے اور لوگوں نے جو ان کے مانند ہیں صحیح کہا ہو تو ہم لوگوں پر واجب نہیں کہ ہم اس کو قبول کریں۔ (اللہ رے تیری لن ترانیاں 6

کہا بعض اصحاب فتاویٰ نے کہ جب کسی مسئلہ میں قول امام ابو حنیفہ اور صاحبین ہو اور اس میں کوئی حدیث بھی ہو اور اس حدیث کے بارے میں حکم صحت دیا گیا ہو تو واجب ہے کہ امام ابو حنیفہ اور صاحبین کی اتباع کی 7
جائے نہ کہ حدیث (صحیح) کی۔ ((استغفر اللہ من ذلک الجزاۃ))

جس روایت کو راوی غیر متفقہ نے روایت کیا ہو اور وہ ایسی روایت ہو کہ اس میں رائے کو دخل ہو سکے تو اس کو قبول کرنا واجب نہیں۔ 8

*عام قطعی ہے مانند خاص کے تو تخصیص نہیں ہوسکتی، عام میں خاص کے ذریعے۔ 9

یقین نہ آئے تو شیخ ابو حسین کرخی کے یہ تین اصول ملاحظہ فرمایئے:

والاصل نمبر 28:

ان کل آیۃ تخالف قول اصحابنا فانہا تحمل علی النسخ او علی الترجیح.......الخ

کہ ہر وہ آیت جو ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف پڑتی ہے وہ منسوخ ہے۔

الاصل نمبر29:

(ان کل خبر یجیء بخلاف قول اصحابنا فانہ یحمل علی النسخ او علی النسخ   الخ، (اصول کرخی ص11

ہر وہ حدیث صحیح جو ہمارے فقہاء کے قول کے خلاف ہو تو وہ منسوخ سمجھی جائے گی۔

اصول کرخی اصول نمبر30 میں فرماتے ہیں:

الأصل أن الحدیث إذا ورد عن الصحابي مخالفا لقول أصحابنا فإن کان لا یصح کفینا مؤونة جوابہ وإن کان صحیحا في مورده فقد سبق ذکر أقسامہ إلا أن أحسن الوجوه وأبعدها عن الشبہ أنہ إذا ورد حدیث الصحابي في غیر موضع الإجماع أن یحمل علی التاویل أو المعارضة بینہ وبین صحابي مثلہ (اصول کرخی نمبر30 ص12،13)

کسی صحابی کی کوئی حدیث اگر حنفی علماء کے قول کے خلاف ہو تو اگر حدیث صحیح نہیں تو اس کے جواب کی ضرورت نہیں، اگر صحیح ہو تو اس کے رد کرنے کی اقسام (صورتیں) گزر چکی ہیں، یعنی یا تو اس کی تاویل کی جائے گی (مذہب کی حمایت میں اس کا معنی اپنی مرضی سے کیا جائے گا یا اسے منسوخ کہا جائے گا اس کا معارض تلاش کیا جائے گا۔

احادیث صحیحہ کے بارے احناف کا یہ طرز عمل صحابہ وتابعین کے طرز عمل کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ ان کے دور حدیث میں رسول کے مقابلہ میں کسی فقیہ کے قول کے فتویٰ کی کوئی اہمیت نہ ہوتی تھی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ارقام فرماتے ہیں: قد تواتر عن الصحابة والتابعین انہم کانوا اذا بلغہم الحدیث یعملون بہ من غیر ان یلاحظوا شرطا (الانصاف ص60) صحابہ کرام وتابعین سے یہ بات تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ جب ان کو حدیث پہنچی تو (اس پر عمل کرائے بغیر اس کے کسی شرط کی رعایت کریں۔ (فتاوی الجدیث ج1ص65

حدیث رسول کے مقابلہ میں کسی مجتہد یا فقیہ کے قول کو ترجیح دینے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں   حضرت ابن عباس

(قال ابن عباس اما تخافون ان تعذبوا او یخسف بکم ان تقولوا قال رسول اللہ ﷺ وقال فلان   (سنن دارمی

فرماتے ہیں کہ تم ڈرتے نہیں کہ عذاب کیے جاؤ یا زمین غرق کر دیے جاؤ، اس بات پر کہ تم کہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور فلاں نے کہا، یعنی رسول اللہ ﷺ کے بالمقابل فلاں (فقیہ یا مفتی) کا ذکر   یعنی عبداللہ بن عباس کرتے ہو۔

راقم کے نزدیک جس طرح دیوبندی مسلمان ہیں، اسی طرح بریلوی بھی مسلمان ہیں اور دونوں ہم عقیدہ اور الغلوفی الدین کے مرتکب ہیں، اس فقیر کے نزدیک دونوں خانقاہی نظام سے وابستہ ہیں، یعنی بریلوی دوستوں کی طرح دیوبندی حضرات بھی تصرف اولیاء کے قائل یعنی استمداد از فوت شدگان کے قائل ہیں اور بریلوی حضرات کی طرح دیوبندی بھی وفات النبی ﷺ کے منکر اور حیات کے قائل ہیں۔ اور قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں کہ ہمارے اور بریلوی بھائیوں کے عقائد ایک ہیں، جو کچھ وہ کرتے ہیں وہی کچھ ہم کرتے ہیں، نا معلوم پھر بھی وہ ہم سے ناراض کیوں ہیں؟ اور راقم کے نزدیک ان دونوں گروہوں کے مصداق ہیں۔ جس کا واقعی اور مضبوط ترین ثبوت یہ ہے کہ سلفی العقیدہ جماعت حقہ کے مقابلہ میں دونوں اکٹھے ہوتے ہیں اور ان دونوں کا یہ تقلیدا اتحاد آئے دن جلوہ گر ہوتا رہتا ہے اور عیاں راچہ بیاں کا مصداق ہے، لہذا جب دونوں گروہ ایک ہی امام کے مقلد اور ہم پیالہ و ہم نوالہ ہیں اور یک جان دو قالب کے مصداق ہیں دونوں گروہ اصولاً و فروعاً امام ابو حنیفہ کے مقلد جامد اور تقلید شخصی کے وجوب کے قائل ہیں۔ اس تناظر میں احسن الفتاویٰ کا یہ فتویٰ اعجوبتہ من الا عظم الاعاجیب ہے۔ اور بے جا گروہی تعصب ہے تا کہ دیوبندی تشخص کا نام نہاد بھرم محفوظ رہے اور ناروا تنگ ظرفی کا مظہر ہے۔ مختصر یہ کہ ہمارے نزدیک بریلوی اور دیوبندی حضرات برابر کے مقلد اور بدعات کے خوگر تا ہم دونوں مسلمان ہیں، جب دونوں مسلمان ہیں۔ لہذا حسن الفتاویٰ کا مذکورہ بالا فتویٰ بہر حال غلط اور فرقہ واریت کا آئینہ دار ہے۔

لہذا سبحانک ہذا تعصب عظیم و تستغفر اللہ من التعصب المذہبی و نسئل اللہ سبحانہ و تعالی سبحانہ و تعالیٰ و توفیق العمل بالکتاب والسنة بکرة واصیلا

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

کسی کا ہو رہے کوئی   نبی کے ہو رہے ہیں ہم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص186

محدث فتویٰ